بسم اللہ الرحمن الرحیم

"اعتماد اسلامک بینکنگ نیشنل بینک آف پاکستان" اپنے کھاتہ داروں (اکاونٹ ہولڈرز) کی رقوم کو منافع بخش کاروبار میں لگانے کے لئے جہاں دیگر طریقہ ہائے تمویل کے تحت کام کر رہا ہے، وہاں مرابحہ کے تحت بھی کام کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں شریعہ ڈپارٹمنٹ نے مرابحہ کی شرعی اصولوں کے تحت باقاعدہ دستور العمل (مینول) مرتب کیا ہے، جس میں کسٹمر اور بینک کے درمیان ہونے والے معاملات کا تفصیلی طریقہ کار (پروسیجر) ذکر کیا گیا ہے۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

مرابحہ: اگر کوئی کسٹمر بینک سے مرابحہ کے تحت تمویل حاصل کرنا چاہتا ہے تو:

1۔ سب سے پہلے کسٹمر اور بینک ایک ماسٹر ایگریمنٹ (جامع معاہدہ) پر سائن کریں گے۔

2۔ اس کے بعد کسٹمر کیساتھ ایجنسی ایگریمنٹ (وکالت کا معاہدہ) کیا جاتا ہے، جس میں کسٹمر کو مطلوبہ سامان خریدنے کے لئے بینک کا وکیل بنایا جاتا ہے، کسٹمر بینک کے وکیل کی حیثیت سے مطلوبہ سامان خرید کر اپنے قبضے میں لے لیتا ہے، جس کے نتیجہ میں مطلوبہ سامان بینک کی ملکیت میں آجاتی ہے۔

3۔ اب کسٹمر بینک سے مطلوبہ سامان خریدنے کے لئے ایجاب (آفر) کرتا ہے اور بینک اس ایجاب کو قبول کرلیتا ہے، جس سے مطلوبہ سامان بینک کی ملکیت سے نکل کر کسٹمر کی ملکیت میں آجاتی ہے۔

4۔ اب سامان کی طے شدہ قیمت کسٹمر کے ذمہ واجب ہوجاتی ہے، جسے وہ مقررہ قسطوں کی صورت میں ادا کرتا ہے۔

اگر بالفرض کسٹمر بلا عذرِ شرعی قسطوں کی ادائیگی میں تاخیر کرتا ہے تو بھی طے شدہ قیمت میں کوئی اضافہ نہیں کیا جاتا، البتہ کسٹمر ایگریمنٹ میں کئے گئے وعدہ کے مطابق مخصوص رقم چیرٹی فنڈ میں جمع کراتا ہے، جو بینک کی آمدنی کا حصہ نہیں بنتی بلکہ چیریٹبل مقاصد میں استعمال کی جاتی ہے۔

بینک کی طرف سے تیار کردہ دستور العمل میں مرابحہ کے تحت معاملات کرنے کا جو طریقہ کار ذکر کیا گیا ہے وہ اصولی طور پر شرعاً قابلِ قبول ہے، اس لئے جب تک "اعتماد اسلامک بینکنگ نیشنل بینک آف پاکستان" مذکورہ دستور العمل میں درج طریقہ کار کے مطابق کام کر رہا ہے اور اس کی نگرانی کے دوران شرعی اصولوں کی پابندی کی جارہی ہے، اس وقت تک مذکورہ بینک سے مرابحہ کے تحت سرمایہ حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔

البتہ اگر مذکورہ بالا اصولوں سے ناقابلِ اصلاح انحراف سامنے آئے یا بینک کے معاملات کی شرعی نگرانی کا انتظام باقی نہ رہے تو ایسی صورت میں براءت کا اعلان کر دیا جائے گا۔

1۔ الدر المختار (132/5):

المرابحۃ: بیع ما ملکہ بما قام علیہ و بفضلٍ۔

2ـ وفی احکام البیع بالتقسیط (7/1):

وهذه المسألة يسميها بعض المعاصرين المرابحة للأمر بالشراء و هذه الصورة تجوز بشرطين:

الشرط الأول: أن يكون الاتفاق المبدئي بينهما مجرد وعدا غير ملزم مجرد إبداء رغبة.

الشرط الثاني: أن الموعود بالشراء منه يتملك البضاعة ويقبضها قبضا تاما.

وقد أقر هذا مجمع الفقه الإسلامي الدولي التابع لمنظمة المؤتمر الإسلامي بدورة المؤتمر الخامس، أجاز هذا البيع بهذين الشرطين۔

3ـ و فی مجلۃ الاحکام العدلیۃ:

المادة (1459) يصح أن يوكل أحد غيره في الأمور التي يقدر على إجرائها بالذات وبإيفاء واستيفاء كل حق متعلق بالمعاملات. مثلا: لو وكل أحد غيره بالبيع والشراء ---- يجوز ولكن يلزم أن يكون الموكل به معلوما.

4ـ و فی المعاییر الشرعیۃ(2/1 ص26):

یجوز ان ینص فی عقود المداینۃ، مثل المرابحہ، علی التزام المدین عند المماطلۃ بالتصدق بمبلغٍ او نسبۃٍ بشرطٍ ان یصرف ذلک فی وجوہ البر بالتنسیق مع ہیئۃ الرقابۃ الشرعیۃ للمؤ سسۃ۔

5ـ و فی تحریر الکلام للحطاب(172):

اما اذا التزم المدعی علیہ للمدعی انہ ان لم یوفہ حقہ فی وقت کذا و کذا فلہ علیہ کذا و کذا، فہذا لا یختلف فی بطلانہ لانہ صریح الربوا۔۔۔۔۔ و اما اذا التزم انہ ان لم یوفہ حقہ فی وقت کذا فعلیہ کذا لفلان او صدقۃ للمساکین، فہذا ہو محل الخلاف المعقود لہ ہذا الباب، فالمشہور انہ لا یقتضی بہ کما تقدم و قال ابن دینار: یقضی بہ۔

والله سبحانه و تعالیٰ اعلم بالصواب

مفتی احسان وقار احمد

شریعۃ ایڈوائزر

1435/11/18ھ